

# مولانا شیخ محمد عادل ربانی

## طریقہ کے لوگ ان مہینوں سے فائدہ اٹھاتے ہیں

السلام عليکم ورحمة الله وبركاته۔ أَعُوذُ بِاللهِ مِن الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ۔ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ۔ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى رَسُولِنَا مُحَمَّدٍ سَلَّمَ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَعَلَى الْأَوَّلِينَ وَالآخِرِينَ۔ مَدْ يَا رَسُولَ اللَّهِ، مَدْ يَا سَادَاتِي أَصْحَابَ رَسُولِ اللَّهِ، مَدْ يَا مَشَايِخَنَا، دَسْتُورُ مَوْلَانَا الشَّيْخِ عَبْدِ اللَّهِ الْفَائزِ الدَّاعِسْتَانِيِّ، شَيْخِ مُحَمَّدِ نَاظِمِ الْحَقَّانِيِّ، مَدْ طَرِيقَتِ النَّصْحَةِ وَالْخَيْرِ فِي الْجَمْعِيَّةِ۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ :

الله جل جلاله کا شکر، تین مقدس مہینے قریب آ رہے ہیں۔ ایک سال گزر گیا؛ دن گزرتے ہیں، زندگی گزر جاتی ہے۔ اس لیے ان موقع سے فائدہ اٹھانا ضروری ہے۔ یہ آخرت کی چیزیں ہیں۔ طریقہ کے لوگ، جو ہمارے رسول ﷺ کے راستے پر چلتے ہیں، اس کی قدر جانتے ہیں اور اس سے فائدہ اٹھاتے ہیں۔ جن کے نصیب میں یہ نہیں وہ اس کی قدر نہیں کرتے۔ وہ کسی چیز سے فائدہ نہیں اٹھاتے۔

جیسا کہ ہم نے کہا، شیطان ہمیشہ مومن کی تباہی چاہتا ہے۔ وہ ان کا بھلا نہیں چاہتا۔ اگر کوئی بھی نیک چیز ہو، تو وہ اسے برا بتا کر تنقید کرتا رہتا ہے، کہتا ہے، ”اس سے دور رہو، یہ بڑی ہے، یہ ایسی ہے“، جیسے نصیحت دے رہا ہو، ”اگر تم یہ کرو گے تو گمراہ ہو جاؤ گے، شرک کرو گے، یہ وہ کرو گے، یہ سنت نہیں ہے، یہ وہ نہیں ہے، یہ کچھ نہیں ہے“، اور ایسے بی کہتا رہتا ہے۔

مگر الله عزوجل نے فرمایا کہ سال میں بارہ مہینے ہیں، جن میں سے چار مقدس مہینے ہیں۔ پہلا رجب ہے۔ رجب کا مہینہ برکت والا مہینہ ہے۔ شعبان کا مہینہ بھی وہ مہینوں میں سے ہے جن میں ہمارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے سب سے زیادہ روزے رکھے اور عبادت کی۔ رمضان، بلا شب، ایک بابرکت مہینہ ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں۔

اس لیے ان تین مہینوں کی تعظیم کرنا اور ان میں زیادہ عبادت کرنا بہت فائدہ دیتا ہے۔ یہ چھوڑنا نہیں چاہیے۔ روزے رکھے جاتے تھے۔ جن لوگوں پر روزے قضا ہیں، وہ رجب کے شروع ہونے سے دو دن پہلے دو مہینے کی کفارہ کے روزے شروع کر دیں، تاکہ وہ ۶۱ دن پورے کر لیں۔ کیونکہ رجب یا شعبان میں سے کوئی مہینہ ۲۹ دن کا ہو سکتا ہے۔ لہذا جس نے روزے چھوڑے ہیں، یا روزے نہیں رکھے، اسے زندگی میں ایک بار کفارہ کے روزے رکھنے ہیں۔ چاہے ایک دن کا قضا ہو یا سو

# مولانا شیخ محمد عادل ربانی

دن کا، وہ ایک کفارہ کا روزہ ہی کافی ہے۔ اس کے بعد وہ اپنے قضا پورے کرنے کی کوشش کریں۔ پھر، کسی بھی وقت، ان کے کفارہ کے روزے پورے ہونے کے بعد، وہ فرض روزوں کے قضا پورے کرنے کے لیے رکھنا شروع کر سکتے ہیں۔

یہ پہلی بات ہے۔ کیونکہ جیسا ہم نے کہا، تین مقدس مہینوں میں اجر و ثواب زیادہ ہے۔ بہت ساری احادیث ہیں، مگر انہیں انکار کرنے والے بھی بہت ہیں، شیطان کے لوگ۔ ان کی باتیں مت سنو۔ اللہ جل جلالہ کا شکر، طریقہ بہترین راستہ دکھاتی ہے۔ راستہ، طریقہ وہ راستہ ہے جو ہمارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم تک جاتی ہے۔ ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کو عمل میں لاتے ہیں، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو بھی کیا وہ کرتے ہیں، انشاء اللہ۔

اس کے بعد ریاضۃ (زهد) اور خلوت (خلوت) ہے۔ عام طور پر درویشوں کے لیے ۴۰ دن کی خلوت ہوتی تھی۔ مگر اس دور میں یہ ضروری نہیں۔ کیونکہ مشکل ہے اور برداشت نہیں ہو سکتی، دوسروی چیزوں کی طرف لے جائے گی۔ اس لیے، ۴۰ دن کسی ایک جگہ لگاتار خلوت نہیں ہے، بلکہ ۴۰ دن کرنا ہے۔ فجر کی نماز سے ایک گھنٹہ پہلے اللہ کر سورج طلوع ہونے تک عبادت کریں، قرآن پڑھیں، تسبیحات پڑھیں۔ اگر کوئی نماز قضا ہو تو فجر سے پہلے ادا کریں۔ بشک، تمام تہجد نمازوں پڑھیں۔ یہ سورج طلوع ہونے تک کریں۔ اس کے بعد، اگر اس کا روزہ ہے تو روزہ رکھیں۔ اگر نہیں پہن تو ناشتہ کریں۔ یا پھر ریاضۃ، خلوت کی نیت سے کریں عصر سے مغرب تک، یا مغرب سے عشاء تک، یا عصر سے عشاء تک۔ اللہ جل جلالہ قبول فرماتا ہے۔ یہ خلوت ہیں، جسے درویش کو زندگی میں ایک بار ضرور کرنی ہے، ایسے یہاں مکمل ہو جاتی ہے۔ اگر وہ اسے یہاں نہیں کرتا ہے تو قبر میں کرے گا۔ مگر یہاں کرنا زیادہ افضل اور آرام والا ہے۔

اللہ جل جلالہ ان دنوں اور مہینوں پر برکت عطا کریں، اور ہمیں ان کی قدر کرنے والوں میں شامل فرمائے، انشاء اللہ۔ ہم نے اللہ جل جلالہ کا شکر ادا کرنا ہے اور اس جل جلالہ کی دی ہوئی نعمتوں پر شکر گزاری کرنی ہے۔  
اللہ جل جلالہ اپنی نعمتوں کو ہم پر برقرار رکھئے، انشاء اللہ۔

وَمِنَ اللَّهِ التَّوْفِيقُ. الْفَاتِحَةُ.